APPARATUS

داستان رانی کیتکی

اور

کنور اودے بھان کی

داخل نصاب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

تصنیف

سید انشاء اللہ خاں انشاء

مع

دیباچہ، پیش لفظ، تجزیہ و تبصرہ

مختصر حالات زندگی وغیرہ

جملہ حقوق محفوظ

از

بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق

ایجوکیشنل بک ہاؤس

سول لائن۔ حامد علی بلڈنگ (یونیورسٹی ایریا)

علی گڑھ (یوپی)

جملہ حقوق محفوظ

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے
عہ

(مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی)

دیباچہ

از

بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق

سید انشاء بلا کے ذہین اور طباع تھے، اگر درباری صحبت اور ناروا شوخی اور ظرافت انھیں بے راہ نہ کر دیتی تو وہ اپنا جواب نہ رکھتے۔ انھوں نے اپنی ذہانت اور جودت کو بری طرح خراب کیا، اس پر بھی ان کے کلام میں جو جدّت، شگفتگی پائی جاتی ہے وہ کہیں اور نہیں ملتی۔ اُردو زبان پر انھیں بڑی قدرت حاصل تھی۔ بلکہ اس کے پورے نبض شناس اور صحیح سمجھنے اور استعمال کرنے والے تھے۔ ایک اُردو کیا ہندوستان کی کئی زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ آزاد نے خوب کہا ہے کہ ہندوستان کی زبانیں اُنکے

گھر کی لونڈی ہیں۔ دریائے لطافت کہ اس میں بھی انھوں نے شوخی کو ہاتھ سے نہیں دیا، اس کی شاہد ہے۔

یہ کہانی بھی ان کی جدت طبع کا نتیجہ ہے۔ اس میں یہ التزام کیا ہے کہ فارسی عربی کا ایک لفظ بھی نہ آنے پائے جو دعویٰ انھوں نے کیا وہ پورا کر دکھایا۔ عربی فارسی کا ایک لفظ تک نہ آیا اور پھر لطف یہ کہ آجکل سی ایسی ہندی نہیں کہ نہ لکھنے والا سمجھے نہ پڑھنے والا۔ اُردو والا بھی سمجھتا ہے اور ہندی والا بھی۔ زبان اور بیان دونوں صاف ہیں۔ اس کا نام ہندوستانی ہے۔ یہ بھی ہوشیاری کی ہے کہ قصہ ہندوانی رکھا ہے جس میں بہت سے ہندی لفظ بے تکلف کھپ گئے ہیں اور ناگوار نہیں معلوم ہوتے۔ قصّے کہانی میں تو ایسی زبان نبھ جاتی ہے (اگرچہ وہ بھی آسان نہیں)، لیکن ادبی اور علمی مضامین ادا کرنے کی اس میں سکت نہیں۔ ہندوستانی اگر کوئی زبان ہے یا اگر بنی تو اس کی دوڑ یہیں تک رہے گی۔ علم و ادب کے میدان میں اس کا ٹکنا دشوار ہے۔ کہانی میں بعض الفاظ مثلاً کشتیوں اور آتش بازی کے نام ایسے آ گئے ہیں جنھیں ہم بھولے جاتے ہیں اور آئندہ شاید سمجھ میں بھی نہ آئیں۔ علاوہ اس کے ہندی کے

بعض ایسے خوبصورت لفظ بھی نظر آئیں گے جو آجکل اُردو تحریر میں نہیں آتے۔ انھیں زندہ کرنا اور موقع محل پر کام میں لانا ضروری ہے۔ غرض سید انشاء مرحوم کی یہ عجیب یادگار ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ بہت قابلِ داد ہے۔

اس داستان کا ذکر مدت سے سُنتے آتے تھے لیکن ملتی کہیں نہ تھی آخر ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کی پرانی جلدوں میں اس کا پتا لگا مسٹر کلنٹ پرنسپل لا مارٹن کالج لکھنؤ کو اس کا ایک نسخہ دستیاب ہوا تھا جسے انھوں نے سوسائٹی کے رسالے میں طبع کرا دیا ۱۸۵۲ء میں ایک حصہ طبع ہوا اور دوسرا حصہ ۱۸۵۵ء میں لیکن بہت غلط چھپی تھی۔ اُردو میں شائع ہونے کے بعد میرے عنایت فرما جناب پنڈت منوہر لال زتشی ایم اے نے از راہِ کرم اس کا ایک نسخہ جو کبھی لکھنؤ میں ناگری حروف میں چھپا تھا عنایت فرمایا اس نسخے سے مقابلہ کرکے اور جہاں تک مجھ سے ممکن ہوا اس کی تصحیح کی اور اب شاید ایک آدھ مقام کے سوا کہیں کوئی لفظ مشتبہ باقی نہیں رہا۔

عبدالحق

پیش لفظ

سید انشاء اللہ خاں انشاء نے مقفّیٰ، مسجع اور مرصع عبارت سے نثر کو نظم کی چاشنی دے کر نئے روپ سے اس کا سنگھار کر کے اُردو زبان پر بڑا احسان کیا ہے۔ "داستان رانی کیتکی اور کنور اودے بھان کی" چند امتیازی خوبیوں کی حامل ہے۔ اس میں

(۱) عربی فارسی کا ایک لفظ تک نہیں
(۲) آجکل کی سی ایسی ہندی نہیں کہ نہ لکھنے والا سمجھے اور نہ پڑھنے والا۔ اسے اُردو والا بھی سمجھتا ہے اور ہندی والا بھی۔
(۳) زبان اور بیان دونوں صاف ہیں۔
(۴) آتیاں، جاتیاں جو آجکل متروک ہیں۔ عبارت میں بڑا لوچ پیدا کر دیا ہے۔
(۵) ظرافت کی جا بجا چاشنی نے کلام کی شوخی کو بہت بڑھا دیا ہے

جیسے :—
ہیرے داتا نے چاہا تو وہ تاؤ بھاؤ اور آؤ جاؤ اور کود پھاند اور لپٹ جھپٹ دکھاؤں جو دیکھتے ہی آپ کے دھیان کا گھوڑا جو بجلی سے بھی بہت چنچل، اچھلاہٹ میں ہرنوں کے روپ میں ہے اپنی چوکڑی بھول جائے .... وغیرہ

(۶) اس کے پلاٹ (PLOT) میں گو کوئی جان نظر نہیں آتی، مگر ان کے زور قلم اور جدت طبعی نے اس میں جان ڈال دی۔ مختلف ناموں کا استعمال انشاء کی خداداد قابلیت کا آئینہ دار ہے مثلاً :—

(ا) گرو مہندر گر کے چیلوں اور چیلیوں کے نام :—
(مرد) بھیرو نگر۔ ہنڈولگر۔ کدار ناتھ۔ میگھ ناتھ وغیرہ
(عورتیں) گوجری، توڑی، اساوری، گوری ...... وغیرہ

(ب) مختلف قسم کے باجے :—
مردنگ، بین، جلترنگ، منہ چنگ، گھونگھرو، تبلے، کٹ تال وغیرہ

(ج) آتشبازیوں کے نام :—
ہتپھول، پھلجھڑیاں، جاہی، جوہیاں، کدم، گنیدا، چمبیلی ..... وغیرہ

(د) ناچ کے طریقے :۔

دونوں ہاتھ ہلاؤ، انگلیاں نچاؤ، جو کسی نے نہ دیکھا ہو وہ
تاؤ بھاؤ، آؤ جاؤ، راؤ چاؤ، دکھاؤ، ٹھڈیاں کپکپاؤ اور
ناک بھنویں تان تان بھاؤ بتاؤ، ایسا بھاؤ جو لاکھوں برس
نہ ہوا ہو .... وغیرہ

(ہ) ناؤ اور کشتی کی قسمیں :۔

نواڑے، بھولئے، بجرے، لچکے، مور پنکھی، سونا مکھی،
شیام سندر، رام سندر .... وغیرہ

(و) گھروں کے نام :۔

مادھو بلاس، رس دھام، کشن نواس، مچھی بھون،
چندر بھون .... وغیرہ

(۷) کرشن جی کا تذکرہ بارات کے دوران اس خوبی سے لائے ہیں کہ سچی تصویر آنکھوں کے سامنے گھوم جاتی ہے۔ کرشن جی کا پیدا ہونا، ان کا گوکل آنا، گائیں چرانا، مرلی بجانا، گوپیوں کا ریجھنا، رادھا سے کرشن کا پریم، پھر کرشن کا دوارکا جانا، گوپیوں کا ان کی جدائی میں تڑپنا وغیرہ وغیرہ کچھ اس انداز سے لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے انشاء بذاتِ خود کرشن کے زمانے میں موجود تھے

اور یہ سب انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔
ساتھ ہی ساتھ یہ اس بات پر بھی مہرِ صداقت ہے کہ انشاء ہندو مذہب میں کافی دسترس رکھتے تھے۔

(۸) جا بجا دوہے ہندی جامہ پہنے ہوئے ہیں عبارت کے حسن کو دوبالا کر رہے ہیں۔ اگرچہ آجکل کے تغزل یا شاعری کے معیار سے گرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

(۹) انشاء کے زمانہ میں لکھنؤ کی طرزِ معاشرت، تمول، عیش پرستی فضول خرچی تقاریب اور ان کی آرائش و اہتمام وغیرہ کا نہایت سچا نقشہ کھینچا ہے۔

(۱۰) انشاء نظم اور نثر دونوں کے مرد میدان تھے لیکن مصحفی (جو ۱۷۵۰ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۲۴ء میں انتقال کیا) آپ کے ہم عصر تھے۔ باہمی رقابت نے نازیبا اور رکیک شکل اختیار کر لی تھی اس سے فضا تو مکدر ہو گئی لیکن اردو زبان کو فائدہ پہنچا اور زبان منجھ کر صاف ہو گئی۔

اس داستان کا مطالعہ نہ صرف دلچسپی کا باعث ہے بلکہ ہمیں قدیم اردو لٹریچر، طرزِ معاشرت اور رسومات وغیرہ سے روشناس کراتا اور اس شاندار زمانہ کی یاد تازہ کرتا ہے جب ہندو مسلمان بھائی بھائی اور شیر و شکر تھے۔

داستان

رانی کیتکی اور اودے بھان کی!

تجزیہ

اس داستان کا پلاٹ صرف اس قدر ہے کہ کنور اودے بھان شکار کھیلنے کے لئے نکلتے ہیں۔ جنگل میں ایک ہرن ان کو دکھائی دیتا ہے اس کے پیچھے گھوڑا چھوڑتے ہیں پیچھا کرتے کرتے شام ہو جاتی ہے۔ گھبرا کر ایک باغ میں پہنچتے ہیں جہاں کچھ مہ جبین جھولا جھول رہی تھیں۔ ان کی شہزادی (رانی کیتکی) جو راجہ جگت پرکاش کی بیٹی تھی اس سے اودے بھان کو محبت ہو جاتی ہے اور وہ بھی اودے بھان کی خوبصورتی پر عاشق ہو جاتی ہے۔ جب اس محبت کی خبر اودے بھان کے والدین کو پہنچتی ہے تو وہ ایک بامھن کے ہاتھ اپنے بیٹے کا پیغام رانی کیتکی کے والدین کو بھیجتے ہیں۔ رانی کیتکی کے والدین اس پیغام سے آگ بگولا ہو جاتے اور

بامھن کو [illegible] کر دیتے ہیں۔ اودے بھان کے والد سورج بھان کو جب یہ معلوم ہوتا ہے تو وہ اپنی تمام فوج لے کر جگت پرکاش پر حملہ کر دیتے ہیں۔ رانی کیتکی کے والد اس کا مقابلہ نہیں کر پاتے اور گھبرا کر اپنے گرو مہندر گر کو جو پہاڑ پر رہتا تھا بلا بھیجتے ہیں۔ وہ بہت غصہ ہوتا ہے اور مع اپنے نوے لاکھ چیلوں کے آتا اور جادو کے زور سے اودے بھان، سورج بھان اور لچھمی باس کو ہرن ہرنی بنا کر جنگل میں چھوڑ دیتا ہے اور ان کی [illegible] بنا دیتا ہے۔ بعد اس کے [illegible] ایک [illegible] دیتا ہے کہ وقت ضرورت اس کا ایک بال اکھاڑ کر آگ میں رکھنے سے میں مدد کو آؤں گا اور ایک قسم کا سفوف یا بھبھوت دیتا ہے جس کو [illegible] سے لگانے والا سب کو دیکھ سکتا ہے اور اس کو کوئی نہ دیکھ سکتا۔ رانی کیتکی کسی [illegible] بھبھوت [illegible] کرتی ہے [illegible] میں لگا کر [illegible] نکل کھڑی ہوتی ہے [illegible] حالت [illegible] کہ اس کی تلاش میں بھیجتے ہیں رانی کیتکی کی سہیلی مدن بان دونوں کی جنگل میں ملاقات ہوتی ہے اور رانی کیتکی اپنی محبت کا حال لکھ کر مدن بان کے ہاتھ اپنے والد کو بھیجتی ہے جگت پرکاش وہ چٹھی گرو مہندر گر کو دکھاتا ہے وہ کنور اودے بھان کو اپنا بیٹا بنا لیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ میں خود

کنور کو لے کر بیاہنے آؤں گا۔ گرو مہندر گر اودے بھان اور انکے والدین کو تلاش کرنے نکلتا مگر وہ تلاش کرتے کرتے پریشان ہو جاتا ہے اور اپنے دوست راجہ اندر سے مدد مانگتا ہے۔ راجہ اندر اس کی مدد کو فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ ایک رات جنگل میں راگ و رنگ کی محفل ہوتی ہے۔ جنگل کے تمام ہرن ہرنی گانے کی آواز سن کر آ جمع ہو جاتے ہیں تب راجہ اندر ایک جادو پڑھا ہوا پانی مہندر گر کو دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو ہرن ہرنی پر چھڑک دو۔ پانی کے چھڑکتے ہی کنور اور ان کے والدین پھر اپنی اصلی شکل میں آ جاتے ہیں۔ اس کے بعد بڑے اہتمام اور شان و شوکت کے ساتھ گرو مہندر گر معہ اپنے نوے لاکھ چیلوں کے اور راجہ اندر معہ پریوں کے اکھاڑے کے رانی کیتکی کو بیاہنے جاتے ہیں طرح طرح کے ناچ گانے اور باجے بجتے ہیں اور ایسا کچھ ہوتا ہے جس کا صرف تصور ہی کیا جا سکتا ہے۔ اصلیت کا جامہ شاید قارون کا خزانہ بھی نہیں پہنا سکتا۔ قصہ مختصر یہ کہ دونوں کی شادی ہو جاتی ہے۔ دونوں راج آپس میں ایک ہو جاتے ہیں اور خوش خوش رہنے لگتے ہیں اور ان الفاظ "جیسے ان کے دن پھرے دنیا میں سب کے دن پھریں"۔ آمین کے ساتھ کہانی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

مختصر

سوانح حیات سیّد انشاء اللہ خاں انشاءؔ

سید انشاء اردو شاعری کے ان استادوں میں گنے جاتے ہیں جنھوں نے شاعری میں نئی نئی ایجادات کیں۔ غزل میں نئے ڈھنگ پیدا کئے۔ طبیعت کی انتہائی ظرافت کے باعث زبان میں شوخی اور رنگینی پیدا ہو گئی۔

شخصیت

تقریباً سو سال گذرے سید انشاء، شاہی حکیم سید میر ماشاء اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے بزرگ سمرقند سے آکر دہلی میں آباد ہوئے اور رفتہ رفتہ شاہی امیروں میں داخل ہوئے کچھ دنوں کے بعد آپ کے والد کو دلی چھوڑ کر مرشد آباد جانا پڑا۔ وہاں آپ کی بڑی عزت ہوئی۔ زمانے کے رواج کے مطابق آپ کو تعلیم وغیرہ دلائی گئی۔ تمام علوم و فنون سیکھنے کے بعد آپ شعر شاعری کی طرف متوجہ ہوئے۔ اپنے والد سے اصلاح لی۔ رفتہ رفتہ ترقی کرتے رہے کچھ دنوں بعد آپ کے والد مرشد آباد چھوڑ کر دلی لوٹ آئے۔ شاہ عالم نے آپ کو شاہی شاعر کی جگہ دی۔ دوسرے درباری شاعر آپ کا رنگ جمتا دیکھ کر آپ سے حسد کرنے اور آپ کو بے عزت کرنے کی کوشش کرنے لگے مگر آپ نے سب کو نیچا دکھایا۔ سید انشاء

میں موقعہ شناسی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ آپ وقت پر کبھی چوکتے نہ تھے فوراً جو کرنا ہوتا کر گذرتے تھے۔

دہلی کی حالت ابتر دیکھ کر آپ آصف الدولہ کے زمانے میں لکھنؤ چلے آئے۔ لکھنؤ میں اس وقت پایہ کے شعراء میں مصحفی اور جرأت تھے اس زمانہ میں مرزا تفضل حسین نامی شخص جن کی قابلیت کا لوہا ہر شخص مانتا تھا آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔ ایک دن موقعہ پاکر انھوں نے انشاء کی تعریف اودھ کے دوسرے نواب سعادت علی خاں سے کردی۔ انھوں نے آپ کو ملازم رکھ لیا آپ خود تو درباری شاعر رہے مگر دوسروں کو موقعہ سے فائدہ اٹھا کر بڑی اونچی اونچی جگہ پہنچا دیا۔ آپ کی قابلیت اور شعر و شاعری کی شہرت لکھنؤ میں ہر طرف پھیل گئی آپ کے غزل پڑھنے کے بعد بڑے بڑے شاعر غزل ہاتھ سے رکھ دیتے تھے اور پڑھنے سے انکار کر دیتے تھے۔ سید انشاء ہندوستان کی مختلف زبانیں جانتے تھے جیسے پنجابی، پوربی کشمیری افغانی اور ہندی وغیرہ اور ہر زبان میں کچھ نہ کچھ اشعار کہے ہیں۔ آپ نے غزلوں کے علاوہ قصیدے بھی اچھے لکھے ہیں۔

طبیعت

سید انشاء اتنے خوش مزاج، خوش مذاق اور زندہ دل تھے کہ دوسروں کے ہنسانے کی خاطر کبھی آدھی داڑھی صاف کر دیتے اور کبھی لکھنویا کسی جلسہ میں آپ کا آنا کسی بھانڈ سے کم نہ ہوتا تھا اور اسی پر مصحفی نے ایک مصرعہ

کہا تھا۔ ع "واللہ کہا تو شاعر نہیں بھانڈ ہے بھانڈ" اس امر کا سید انشاء کو خود احساس تھا۔ آپ بہت لطیفہ گو اور خوش مزاج تھے۔ ایک مرتبہ نواب صاحب کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ گرمی سے عاجز آکر پگڑی سر سے اتار کر رکھ دی نواب صاحب کو انکی گھٹی ہوئی چاند دیکھ کر مذاق سوجھا انھوں نے پیچھے سے ایک چپت رسید کی۔ آپ نے گھبرا کر پگڑی سر پر رکھ لی اور کہا بچپن میں بزرگ ٹھیک کہتے تھے کہ کھانا کھاتے وقت ٹوپی نہ اتارنا چاہئے شیطان چپت لگاتا ہے لہٰذا وہ بات آج ثابت ہوگئی۔ نواب صاحب شرمندہ ہوگئے۔

جان بیلی صاحب ریذیڈنٹ نے آپ کا نام تو سنا تھا صورت سے آشنا نہ تھے ایک مرتبہ انکی ملاقات آپ سے نواب سعادت علی خاں کے یہاں ہوئی اور آپ کی خوش مزاجی سے آپ کے گرویدہ ہوگئے ایک اشنان کے میلے میں آپنے کشمیری برہمن کا بھیس بدل کر دنیا کو بتا دیا کہ آپ شاعری کے غلام نہیں ہیں بلکہ دوسرے طریقوں سے بھی لوگوں سے زیادہ پیسہ پیدا کر سکتے ہیں آپ مذاق کے موڈ میں ہوتے تو نوابوں تک کو نہ چھوڑتے۔ ایک مرتبہ آپ نے نواب سعادت علی خاں کو لونڈی کا بچہ بنا دیا چونکہ یہ مذاق تھا لہٰذا نواب صاحب خاموش ہوگئے۔

جوان بیٹے کی موت نے آپ کے ہوش و حواس ٹھکانے نہ رکھے اور آپ کو دیوانہ بنا دیا۔ ایک روز دیوانگی کی حالت میں نواب صاحب کو برا بھلا کہہ ڈالا۔ نواب صاحب نے غصہ ہوکر آپ کی تنخواہ بند کر دی یعنی ایک زمانہ تھا کہ سید انشاء نواب صاحب کی ناک کے بال تھے اور ایک زمانہ یہ تھا کہ تنخواہ بند کر دی گئی۔ ایک صاحب آپ کی دیوانگی کے متعلق بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

ایک روز میں ایک مشاعرہ میں گیا وہاں دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہیں تھوڑی دیر بعد ایک آدمی میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آکر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے لوگوں سے پوچھا کہ کیوں صاحب مشاعرہ ابھی شروع نہیں ہوا لوگوں نے کہا ابھی آدمی جمع ہوئے ہیں تھوڑی دیر میں شروع ہوگا۔ انھوں نے کہا خیر ہم تو اپنی غزل پڑھے دیتے ہیں اور یہ کہہ کر غزل پڑھنا شروع کی جس کا پہلا شعر یہ تھا ؎

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

آپکی دیوانگی روز بروز بڑھتی گئی یہانتک کہ ستتر برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

تبصرہ

انشاء بڑے قادر الکلام شاعر تھے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی اور کمال دکھایا ہے ہندی کے نرم شیریں الفاظ کو بڑی نفاست کے ساتھ استعمال کرتے ہیں شوخی ظرافت سچو طبیعت کی رنگینی اور بانکپن کی خوب جلوہ آرائی ہے۔ غزلیات طلسمات کی مانند ہیں۔ زبان پر آپ کو قدرت بیان میں زور اور لطافت محاورات کی رنگینی خوشنما تراکیب نہایت پسندیدہ ہے لیکن افسوس کہ طبیعت پر آپ کو قابو حاصل نہ تھا کبھی کچھ کبھی کچھ جو غزلیں آپ نے اصول کے اندر رہ کر لکھی ہیں وہ بے مثل لیکن جہاں بہک گئے ہیں وہاں حد سے باہر نکل گئے ہیں۔

ماخوذ از تاریخ ادب اُردو مطبوعہ ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

داستان رانی کیتکی اور کنور اودے بھان کی

الفاظ	معنی	صفحہ
سر جھکا کر ناک رگڑتا ہوں	بڑے ادب کے ساتھ۔	۱۰
آتیاں جاتیاں جو سانسیں ہیں	جو سانسیں آجا رہی ہیں بغیر خدا کے یاد کئے	
اوسکے بن دھیان سب یہ پھانسیں ہیں	سب پھانس یا کانٹا ہیں۔	
یہ کل کا پتلا	انسان۔	
کھلاڑی کی سدھ رکھے	خدا کا خیال رکھے۔	
کھٹائی میں کیوں پڑے	کیوں مصیبتوں میں پھنسے۔	
کڑوا کسیلا کیوں ہو	تکلیفیں کیوں جھیلے	
اس پھل کی مٹھائی چکھے جو بڑوں سے بڑے اگلوں نے چکھی ہے	اگلے لوگ خدا کی یاد کی بدولت کامیاب ہوئے۔	
مورتوں کو جی دان دے	مٹی کے پتلوں یا انسانوں کو زندگی عطا کی۔	۱۱
سکت	طاقت۔	
کمہار کے کرتب کچھ بتا سکے	خدا کی تعریف بیان کر سکے۔	
جو بنا یا ہوا ہو سو اپنے بنانے والے کو کیا سراہے	غلام اپنے آقا کی کیا تعریف کر سکتا ہے۔	

الفاظ	معنی	صفحہ
بڑا اُبکے	کہے	
سراہا کریں	تعریف کریں	
جتنی ساری	بہت سی	
جپتا ہوں	عبادت کرتا ہوں	
داتا	خدا	
سرت	یاد - دھیان	
پھولا	بے حد خوش ہونا	
چاؤ	محبت - چاہ	
چھٹ	سوائے - بجز	
آسرا	امید	
ڈول ڈال	بات شروع کر	
انوکھی	عجیب	
دھیان میں چڑھ آئی	خیال آیا	
ہندوی چھٹ	سوائے ہندی کے فارسی عربی کے الفاظ نہ آئیں	
نپٹ	بالکل	
ڈھب	طرح	۱۲
باہر کی بولی	فارسی عربی	

الفاظ	معنی	صفحہ
پرانے دھرانے بوڑھے گھاگ	پرانے زمانہ کے بوڑھے	
کھڑاگ لائے	کہا	
ناک بھوں چڑھا کر	غصہ اور حقارت سے	
اچھوں سے اچھے	لائق - شرفا	
جوں کا توں	ویسا ہی	
ڈول	طریقہ - ڈھنگ	
ٹھوکا	سنکر	
انوکھا بولا	بڑ بولا	
اونگلیاں نچاؤں	اُنگلیاں مٹکاؤں	
داتا	دینے والا - خدا	
آؤ جاؤ، کودپھاند، لپٹ جھپٹ اچھل	ہٹ - تیزی	۱۳
اپنی چوکڑی بھول جائے	شرما جائے	
کرتب	کمال - کھیل	
کان رکھ کے	غور سے	
سنمکھ ہو کے	سامنے آکر	
ٹک	ذرا	
ڈھب سے	طریقہ سے	

الفاظ	معنی	صفحہ
اوبھار	آغاز	
سنگھار	عبارت کی خوبی یا اس کا حسن	
جوت	روشنی	
سورج کی ایک سوت آملی تھی	سورج کی طرح وہ چمکدار تھا	
جو کسی کے لکھنے اور کہنے میں آسکے	بیان نہیں کیا جا سکتا	
سولھویں میں پاؤں رکھا تھا	سولھواں سال شروع ہوا تھا	۱۴
مسیں بھیگتی چلی تھیں	چہرہ پر ہلکے ہلکے بال نکلنے لگے تھے	
کسی بات کے سوچ کا گھر گھاٹ پایا نہ تھا	کسی فکر یا تکلیف میں مبتلا نہ ہوا تھا	
چاؤ کی ندی کا پاٹ اون نے دیکھا نہ تھا	محبت کا مزہ نہ چکھا تھا	
ہریالی	سبزہ	
اٹکھیلی پنے اور لڑکپن	الھڑپن	
جی لوٹ پوٹ ہوا	جی چاہا۔ خواہش پیدا ہوئی	
اوجھل ہوئی	غائب ہوئی	
جامائیاں	جمائیاں	
امریاں دھیان چڑھیں	آم کے درخت نظر پڑے	
رنڈیاں	عورتیں	
اگلی	بڑھ کر	
گاتیاں ہیں	گا رہی ہیں	

الفاظ	معنی	صفحہ
چنگھاڑ سی پڑ گئی	شور مچ گیا	
اوچکا	چور۔ بدمعاش	۱۵
اوس کے بھی جی میں اوسکی چاہ نے گھر کر لیا	اُس کے دل میں محبت نے گھر کر لیا	
ناہ نوہ کی	ہاں نہیں ہچر مچر	
یک نہ یک جو تم جھٹ سے ٹپک پڑے	یکبارگی جو تم آ گئے	
ٹھنڈی ٹھنڈی چھاں	چپکے سے	
مسوس کے	فکر کر کے	
ملولا کھا کے	رنج کر کے	
رکھائیاں نہ دیجیے	بے مروتی نہ کیجیے	
چھانہہ	سایہ	
لیتا دیتا نہیں	کچھ مانگتا نہیں	
ماتھا ٹھنک جانا	شک و شبہ ہونا	۱۶
پدمنیاں	با عصمت لڑکیاں	
پینگیں چڑھا رہی ہیں	پینگیں بڑھا رہی ہیں	
پریوں ہی بدی تھی	قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا	
سردھری	سردار	
بولیاں ٹھولیاں نہ مارو	بے کار باتیں نہ بناؤ	

الفاظ	معنی	صفحہ
ان منہ کا ڈول	طریقہ	
ہوٹھ پپڑائے	ہونٹ خشک	
ان کو سچا کرتا ہے	ان کے بیان کی صداقت کرتا ہے	
بات بنائی اور سچوتی کی کوئی چھپتی ہے	جھوٹی بات اور سچی بات چھپتی نہیں	
اوٹ سی کپڑے لتے کی کر دو	کپڑے کا پردہ کر دو	
آسرا	سہارا	
پرے	دور - پیچھے	
چھانہہ	سایہ	
چاہت کی لگاوٹ	محبت میں نیند کہاں	
رات سائیں سائیں	رات میں سناٹا چھا جاتا ہے	١٧
سر رہتا رہے جاتا جائے	چاہے مروں یا جیوں	
جی سے جی کو ملاپ ہے	دل را بہ دل رہے است - دل سے دل کو لگاؤ ہوتا ہے	
بتے سب نے کھوئے	خاندان بتایا	
مٹ بھیٹر	ملاقات	١٨
باتیں آئیاں	پیغام آئے	
دھن بھاگ	خوش قسمتی	
گوئیاں	سہیلی	

الفاظ	معنی	صفحہ
گٹھ جوڑا	بیاہ	
اچرج اور اچنبھے کی	تعجب کی	
جیسا منہ ویسی تھپڑ	جیسے کو ویسا ملتا ہے	
چت چاہی بات	حسب مراد - خواہش کے مطابق	
جی کا گٹھ جوڑا چاہیئے	ہم دونوں کا دل ملا ہونا چاہیئے	
سو تو ہوا	یہ تو سب کچھ ہوا	
لکھوٹی	لکھاوٹ - تحریر	
میرے سر چوٹ ہے	میری بدنامی ہے	١٩
پیٹھ لگ کر	پیٹھ پر سوار ہو کر	
انوپ روپ	خوبصورتی	
کہنے میں نہیں آتا	بیان نہیں کیا جا سکتا	
نہ لگ چلنا	چلنا پھرنا	
ہوتے ہوتے	رفتہ رفتہ	
کچھ دال میں کالا ہے	کوئی خاص بات یا بھید ہے	
ڈول	طریقہ	
چھپر کھٹ	پلنگ	
کہنے میں کچھ سوچتے ہو تو ابھی لکھ بھیجو	منہ سے کہتے شرماتے ہو تو لکھ بھیجو	٢٠

الفاظ	معنی	صفحہ
سدھارے	تشریف لے جائیں	
موںھ پر کسی ڈھب سے نہ لانا	اس تحریر کا حال میرے سامنے منہ پر نہ لائیں	
مکھ بات ہو کے میں نے کچھ نہ کہا	منہ در منہ میں نے کچھ نہ کہا	
جی ناک میں آگیا	پریشان اور مایوس ہو گیا	
لاج	شرم	
جگ میں چاہ کے ہاتھ کسی کو سکھ نہیں	محبت دنیا میں سب کو بے چین کئے ہوئے ہے	
کنوتیاں اٹھائے	تیز بھاگ رہی تھی	۲۱
بگ چھٹ	تیز باگ اٹھائے	
پتا پتا میرے جی کا گاہک ہوا	ان درختوں کا پتا پتا میرے جی کا دشمن ہو گیا	
سپھل	اچھا پھل ۔ نتیجہ	
رنڈیاں	عورتیں	
سردھری	سردار	
لکھاوٹ بھی لکھ دی	تحریر دے دی	
کڑھو مت	رنجیدہ نہ ہو	
ایک جا گھہ	یکجا	۲۲
ناہ نوڑہ کی ٹھیرے گی	ہچر مچر کریں گے	
آنندیں کرو	خوش خوش رہو	

الفاظ	معنی	صفحہ
سبھ مہورت	نیک ساعت	
ہڑبڑی سے	گھبراہٹ جلدی سے	
اس پر بڑی کڑی پڑی	اس پر بڑی مصیبت پڑی	
ناتا	رشتہ	
ٹک تیوری چڑھی دیکھتے	ذرا چہرہ پر غصہ دیکھتے	
اگلے بھی اسی بچار میں تھے	کنوادوے بھان کے ماں باپ بھی اسی خیال میں تھے	
سبھا	مجلس	
گوت کا تو میل نہیں	خاندانی تعلق نہیں	
ہٹ	ضد	
ہتیا کا دھڑکا نہ ہوتا	برہمن کے قتل کے گناہ کا ڈر نہ ہوتا	۲۳
موند رکھو	بند کر دو	
بیتی	گذری	
لڑن	جنگ	
ٹھاٹھ باندھ کر دل بادل جیسے گھر آتے ہیں چڑھ آیا	لڑائی کی تیاری کر کے بڑی فوج لے کر حملہ کر دیا	
ساون بھادوں کے روپ سے رونے لگی	پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی	
لوہو برسنے لگا	خون کی ندی بہنے لگی	

الفاظ	معنی	صفحہ
جو ہونی ہو سو ہو مر رہتا رہے جانا جائے	جو کچھ بھی ہمارے اوپر گذرے جان رہے یا جائے	
پھول کلی کر پکارتے تھے	پھول کلی کے نام سے پکارتے تھے	
ہمیں رچتی نہیں	ہم کو پسند نہیں	
ڈنڈ	بازو	
سہائے	مدد	
مہا کٹھن ہم بپتا ماروں کو پڑی ہے	ہم مصیبت کے مارے بڑی مشکل میں پڑ گئے ہیں	
باو بھک	غرور۔ گھمنڈ	
اکڈال	بالکل۔ بنا ہوا	
دھیان گیان	عبادت	۲۵
اتیتوں	چیلوں، شاگردوں، مریدوں	
ورے رہے	علیحدہ۔ علاوہ	
مینھ	بارش	
چھٹ	سوائے	
آٹھ پہر روپ بندھوں کا ساد ہرے	ہر وقت غلاموں کی طرح ہاتھ باندھے ہوئے	
سیوا	خدمت	
ڈھب سے کہلاتی تھیں	چیلیاں مریدیں اس نام سے مشہور تھیں	

الفاظ	معنی	صفحہ
سنگاسن	تخت	
بستر	کپڑے	
جٹا بکھیرے	بال بکھرائے	
بھگو	بھاگنے والا۔ ایلچی	۲۶
باگھمبر	شیر کی کھال	
بڑھنت	بڑھتا ہوا	
باؤ کے گھوڑے کی پیٹھ پر لاگا	ہوا کے گھوڑے پر سوار	
مرگ چھالوں	ہرن کی کھالوں	
گورکھ جاگا	حاضر حضور	
سدھ بدھ	ہوش	
بپت کا مارا	مصیبت کا مارا	
بن	جنگل	۲۷
تھل بیڑا	ٹھکانا۔ پتا	
سمیتی	سمیت۔ سب کا سب	
پاپیوں	موذیوں۔ گنہگاروں	
سکت	طاقت	
آنندیں کرو	چین سے رہو	

الفاظ	معنی	صفحہ
دندناؤ	خوشی مناؤ۔موج اڑاؤ	
اور ڈھب سے	دشمنی سے	
گاڑھ	مشکل	
چھپاؤ	پوشیدہ	۲۸
ڈنڈوت کی	سلام کیا	
روکھ	درخت	
لینی	انگوٹھی کا لینا	
دینی	دینا	
جی کا جو روپ تھا وہی ہے	دل جیسا پہلے جدائی میں بےچین تھا ویسا ہی اب ہے	۲۹
بن	جنگل	۳۰
سوچ میں ڈوب	غور کر کے بتا کہ کیا کروں	
جوکڑی بھول	میں تو اپنے ہوش میں نہیں ہوں	
ڈھڈ ہے پھول	تیز شوخ رنگ کے پھول	
ڈبڈبا رہی ہیں	آنسو یا پانی سے بھری ہیں	۳۱
اوسیں	جیسے شبنم کی بوندیں گری ہیں	
اک اوس سی مجھ پہ پڑ گئی ہے	میں مایوس اور نیم مردہ ہو گئی ہوں	
بھلاوے میں	دھوکہ دھوکہ میں	
واری	قربان جاؤں	

الفاظ	معنی	صفحہ
لٹکے	باتیں۔چیزیں	۳۲
تھتھاکے	پھلاکے	
رچ	خواہش	
چہل	ہنسی۔دل لگی	
کروڑوں پوتھیوں میں جیوں کے تیوں نہ آ سکے	جس کے بیان کے لئے کروڑوں کتابیں بھی کافی نہ ہوں گی۔	
نہیں	انکار	
لاج سے کٹ گرتی ہوں	شرم کرنے کی وجہ سے مری جا رہی ہوں	۳۳
پر ایسے ہم کہاں سے جی چلے ہیں	ہمارا دماغ تو ایسا خراب نہیں ہو گیا ہے	
جوبن لئے ساتھ جوبن ساتھ بن بن بھٹکا کریں	نوجوان کنواری لڑکی ایک خوبصورت نوجوان رانی کو ساتھ لئے جنگل جنگل پھرا کرے	
نجی کھسوٹی	مصیبت کی ماری	
کچھاڑوں	غاروں۔گڑھوں	۳۴
بے ڈول	بے مطلب بے غرض	
اپنے جونڈے کو ہلا دیں	سر ہلا دیں۔مارے مارے پھریں	
بوجھ	عقل	
بن بن	جنگل جنگل	

الفاظ	معنی	صفحہ
اپنا کیا پاؤ گی	جیسا کیا ہے ویسا بھرو گی	
نہیں پچ سکتی	ہضم نہ ہو گی	
الھڑ	ناتجربہ کار	
ڈھلتا	متوجہ	۳۵
پوت ابدھوت	بیٹا	
رکھائیاں	بے مروتی	
جی ہاتھ میں نہ ہو	دل قابو میں نہ ہو	
وہ ایسی ایسی لاکھوں سوچتی ہے	وہ ایسی باتیں لاکھوں سوچتی ہے	
بھیر	فرق	
بن کہے	بغیر کہے	
راج تھامنے کے لئے	حکومت کرنے کے لئے	۳۶
کھولیاں	بیان کیں	
بروگ	جدائی	
بے ٹھور	بے جگہ	
ندان	بیچاری	
ڈاروں	ہرنوں کا غول	
ڈبرے	تالاب	۳۷

الفاظ	معنی	صفحہ
روئیاں	روئیں	
کوک سی پڑ گئی	غل پڑ گیا	
جنیاں	عورتیں	
بیٹھیاں	بیٹھیں	
جھینکنا جھینکا	پچھلا دکھڑا روتی رہی	
تمہاری کچھ بھاویں نہیں	تمہیں کچھ پسند نہیں آتا	۳۸
چت چاہی	دل پسند	
آدیس	سلام	۳۹
بال بھی بیکا نہ ہوا	نقصان نہیں پہنچا	
نیا سانگ جوگی اور جوگن کا آیا تھا آنکھوں دیکھا	حالات معلوم ہوئے تھے دیکھے	
کھلاڑی	قدرت	
کیا دینا تھا	دینے کی کیا ضرورت تھی	
جیسے کا تیسا کرنا	اپنی اصلی شکل میں لانا	
براجو	بیٹھو	
جھاڑ اور پہاڑوں	جھاڑی اور پہاڑوں	۴۰
جد	تک	

الفاظ	معنی	صفحہ
سن کھینچی	خاموش	
چڑھاوا چڑھادیا	شادی کی پہلی رسم ادا کی	۴۱
ڈنڈوت	سلام	
سوہے	لال	
ٹھلک	چمک	
توڑے	پاؤں کا زیور	
ڈھڈ ہے	سرخ۔شوخ رنگ	
لہلے	ہرے	
چیچھی	سرخ	
جاوٹ	خوبصورتی	
سہاوٹ	اندر	۴۲
نول	نئی	
کھنڈسالوں	شکر کے بوروں	
بنوں	جنگلوں	
پہاڑتلیوں	چھوٹے تالابوں	
پھنگ	چوٹی	
جھاڑ جھنکاروں	جھاڑیاں۔ درخت	

الفاظ	معنی	صفحہ
بندھے	خالی جگہ	
ڈانک	چمکدار شے	
سوہی	سرخ	
بن	سوائے	
چہلیں	خوشیاں	۴۳
آتیتوں	چیلوں	
ٹھکانا	پتہ	
نپٹ گاڑھ	بڑی کٹھن یا سخت مشکل	۴۴
اندراسن سمیت	اندر کا اکھاڑا	
اندرلوک کو سمیٹ کے	راجہ اندر کی حکومت کے لوگ	
کھیل	گروہ	
روپ پکڑنا	شکل بدلنا	
دھیان میں	محو ہوکر	
سنگت گرو	ساتھی	۴۵
منترالیسری باچا	منتر یا جادو پڑھا	
جنیں	شخص	
سرمنڈاتے ہی اولے پڑے تھے	حملہ کرتے ہی سب برباد ہوگئے تھے	

الفاظ	معنی	صفحہ
چت چاہی	من چاہی	۴۶
جونڑے بھونڑے	تہہ خانے ۔ کھتے	
اکت	تدبیر ۔ ترکیب	
بن بیاہیاں	کنواری	
چاؤ چوچ	خواہش ۔ خوشی	
سوہے رائے چھٹ	سوائے سرخ رنگ کے	
ڈانگوں	پہاڑوں	
بن مانگے	بغیر مانگے ہوئے	
لگا	لے کر	۴۷
چپا چپا	کوئی چھوٹی سی جگہ یا ٹکڑا	
نہ ہونا چاہئے	نہ ہو	
کھنڈ جائیں	بکھیر دئے جائیں	
ڈول کردو	اہتمام کردو	
لالڑی	لال	
پہاڑ تلی	اوپر نیچے	
برچھوٹوں	درختوں	
بھتولی	آراستہ	

الفاظ	معنی	صفحہ
مدہ میں اڑچلیاں ہیں	حسن پر ناز کرتی ہیں	
اچرج	حیرت	
مردنگ ۔ بین ۔ جلترنگ منہ چنگ گھونگھرو ۔ تبلے ۔ کٹ تال	یہ سب باجے ہیں	۴۸
ان بندھے	بغیر سوراخ کے	
لال ٹینوں	لالٹینوں	
ہتپھول ۔ پھلجھڑیاں ۔ جاہی ۔ جوہیاں ۔ کدم ۔ گیندا ۔ چنبیلی	آتشبازی کے نام	
چھاتیوں کے کواڑ کھل جائیں	دل کو بڑی خوشی ہو	
پھوٹ کر	علیحدہ	
بیاہنے	برات	۴۹
کہ	تو	
ریت	رسم قاعدہ	
ایراوت ہاتھی	راجہ اندر کے ہاتھی کا نام	
اتیت	چیلے	۵۰
سیلی	ہار	
گاتیاں	گاتی ہوئیں	

الفاظ	معنی	صفحہ
مرگ چھالوں	ہرن کی کھال	
جیون	زندگی	
چنڈولوں ۔ رتھوں	مختلف قسم کی سواریاں	
کنھیا	کرشن ۔ کنھیاجی	

کبت: — جب کرشن جی مہاراج بندرابن درخت کی چھاؤں اور جھاڑیوں کو چھوڑ کر دوارکا میں رہنے لگے وہاں کے مہاراجہ ہوگئے۔ کملی اور پروں اور پتوں کے تاج کے بجائے اور گائیں چرانے کے بجائے شاندار مہاراج بن گئے۔ ۵۱

الفاظ	معنی	صفحہ
کامریا	کملی	
نواڑے، بھولئے، بجرے، لچکے، مور سنکھی، سونا مکھی، سیام سندر، رام سندر	مختلف اقسام کی ناویں	۵۲
لہراتیاں	لچکتی اور ہلتی ہوئی	
پھرتیاں	پھرتی ہوئی	
گوئیے، کنچنیاں، رام جنیاں، ڈومنیاں	گانے والوں کی قسمیں	
ناچتی گاتی لجاتی، کودتی پھاندتی، دھومیں مچاتیاں، انگڑائیاں، جمہائیاں، انگلیاں نچاتیاں	ناچنے کے طریقے	

الفاظ	معنی	صفحہ
اساوری	ریشمی کپڑا	
ہنڈولے	جھولا	
گائینیں	گانے والیاں	
کدارے ۔ باگیسری ۔ کانھڑے	گانے کی قسمیں ۔ راگ راگنی	
دل بادل	بے شمار	
نواڑوں	ناؤوں	
آتیاں تھیں ہونے لگیاں	ہوتی چلی آرہی تھیں ہونے لگیں	۵۳
ٹھٹھولی کر کے	مذاق کے طور پر	
سکھ سمیٹئے	چین کیجئے بہت بہت	
نہوڑائے	جھکائے	
نلجی	بے شرمی کی	
ریل پیل	بھیڑ بھاڑ	
تیل پھلیل میں بھری	ابٹن لگا ہوا	
اوڑن گھائی کے انٹھوں میں کر بولی	ہنسی مذاق کر کے بولی	
ہم سے اب آنے لگی ہیں آپ یوں مہرے کڑے	آپ اس طرح ہم سے اُوتی با بنتی ہیں۔ یا بے مروتی برتی ہیں	
جوبن کے مدہ میں	خوبصورتی کے نشہ میں	

الفاظ	معنی	صفحہ
جی کو بھاوے یوں ہی پر منڈیا ہلائے	دل میں محبت زبان سے انکار	۵۴
بکھیڑے میں پڑے	بیاہ کے بندھن اور غلامی میں پھنس گئے	
واری پھیری	صدقہ قربان	
انیدے پن	نشہ یا نیند	
انکھڑیوں کا لجانا	آنکھوں کا شرمیلا پن	
لچکے کے ساتھ	نزاکت	
ٹھوکے سے	لگ جانے سے	
دکھتی چٹکی	چوٹ کرنے والی بات	
پنچھالا ہوئی	دُم کی طرح میرے ساتھ یا میرا پیچھا لئے ہے	
سراہنا	تعریف کرنا	۵۵
رانی کیتکی کا بھلا لگنا لکھنے پڑھنے سے باہر ہے	رانی کیتکی کا جوبن بیان کرنے سے باہر ہے	
پتلیوں میں لاج کی سماوٹ	آنکھوں کا شرمیلا پن	
روندا ہٹ	تیر کی طرح گھسی جاتی تھیں	
دنتڑیوں میں مسیوں کے اودا ہٹ	دانتوں میں اودا پن مسی کا	
رکاوٹ سے ناک اور تیوری چڑھا لینا	ذراسی بات پر غصہ ہو جانا	

الفاظ	معنی	صفحہ
کر چھالیں مارپرے اوچھلنا کچھ کہنے میں نہیں آتا	کودنا لپکنا جھجکنا بیان سے باہر ہے	
اچھے پن میں کچھ چل نکلنا کسی سے نہ ہو سکے	خوبصورتی اور حسن بیان سے باہر ہے	
ان کی ادبھار کے دنوں کا سہانا پن	جوانی کا جوبن	
پھبن اور مکھڑے کا گدرایا ہوا جوبن	خوبصورتی	
بھیگتی مسوں	نوجوانی	
جہاں تہاں چھانہہ اس کا ڈول ٹھیک ٹھاک، ان کے پانوں تلے جیسے دھوپ تھی	ان کا قد سیدھا تھا سایہ اگر پڑتا بھی تھا تو سیدھا گویا پاؤں تلے بجائے سایہ کے دھوپ تھی جو علامت اچھی تندرستی کی ہے	۵۶
جم گئے	بیٹھ گئے	
چھت باندھے ہوئے تھر کا کئے	سروں پر بل رہے تھے	
اڑتلوں میں	چوکھٹ جھرو کے	
سانگ، سنگیت، بھنڈتال، رہس	ناچ ڈرامہ کی قسمیں	
یمن کلیاں، جھنجوٹی،	راگنیوں کی قسمیں	
کانڑا، کھماچ، سوہنی، پرج،	"	
بہاگ، سوہرٹ، کالنگڑا، بھیرویں	"	
کھٹ للت، بھیروں روپ	"	

الفاظ	معنی	صفحہ
سمے	وقت	
رچاوٹ	عمدگی	
جوبلاس، رس دھام، کشن نواس	نام ہیں عمارتوں اور مقامات کے	۵۷
لپٹی	لپٹے ہوئے	
سمٹے ہوے	تھامے ہوئے	
پھبن	خوبصورتی	
آرسی دھام	آئینہ خانہ	
آرسی چھٹ	سوائے آئینہ کے	
پُٹ	چیز۔ حصہ۔ ٹکڑا	
چوھویں رات جب گھڑی چھ ایک رہ گئی	چودھویں تاریخ آدھی رات سے پہلے	
مکٹ	تاج	
تڑاوے اور جگمگاہٹ	نازو انداز۔ شان وشوکت	
بھونری گنٹھ جوڑا	نکاح کی رسم ادا ہوئی	
آن کر آپس میں جو دولوں کا گٹھ جوڑا ہوا	نکاح۔ بیاہ	۵۸
چاہ کے ڈوبے	محبت میں گرفتار	
چھت باندھے	سایہ کئے	

الفاظ	معنی	صفحہ
جوں کے توں	ویسے ہی	
پس پس گیان	اے عقل بس کر	
کام دھین	کام دھینو گائے وششٹ کو بھگوان نے دی تھی جو کچھ اس گائے سے مانگو مل جاتا تھا	۵۹
بچھیا	بچہ (مادہ) گائے کا	
سیتی پروتیاں	سینے پرونے والیاں	
سگھڑ سے سگھڑ	تمیزدار	
چھٹ	سوائے	
کنچن	سونا	
جھنجھناتیاں	بجاتی ہوئی	
دان ہوئیں	خیرات میں دی گئیں	۶۰
توڑا	تھیلی	
ہواؤ	ہمت	
سنوارتی	خوبصورت بناتی تھیں	
باس	خوشبو	
جنوں	شخصوں	
ہڑبڑی	جلدی	۶۱
بل بے۔	واہ واہ، شاباش	

ختم شد